یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شایع ہوتا ہے

(Registered. L. No 352.)

اخبار اہلحدیث

امرتسر پنجاب

بنے ہو محمد مصطفی کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار + جب اہل حدیث و نقل کیا ہے + پاس و ہم و خیال کا جا ہے

نمبر ۳۴ جلد ۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے۔

(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند درج ہونگی

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ

والیان ریاست سے " " ـہ

رؤسا و جاگیرداران سے " " للعہ

عام خریداروں سے " " ۲؏

" " ششماہی ۱؏

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر + یوم جمعہ + مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۵ ہجری

آریہ سماجی اور پبلک

آجکل پبلک کا خیال آریوں کی طرف بے طرح اکٹ رہا ہے

مسلمان - عیسائی بلکہ آریہ سماج کے سوا کم از کم علاقی بھائی ہندو بھی مخالف سمت ہی کو جا رہے ہیں - سب کے سب اس کوشش میں ہیں کہ پولیٹکل جو خرابیاں آریوں کے سر تھوپیں - عیسائی اپنا دکھڑا رو رہے ہیں - مسلمان اپنا - ہندوؤں کی تو بس کچھ نہ پوچھو وہ تو اس فکر میں ہیں کہ شام سے پہلے پہلے آریہ سماج کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا جائے - بڑی شکایت ان سب قوموں کی یہ ہے کہ آریہ سماجی بدزبانی سے تمام لوگوں کی دل آزاری کرتے ہیں - ہر ایک مذہب اور پیشوایان مذہب پر بیجا نکتہ چینیاں دل آزار طریقہ سے کرتے ہیں گو یہ الزام ایک حد تک صحیح ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ نتیجہ کے لحاظ سے انکی دل آزاری میں خصوصاً مسلمانوں کو ہر طرح سے فائدہ ہی فائدہ ہے آریہ سماجیوں کے متعلق جسقدر ہمکو تجربہ ہے ان سو مباحثات اور مناظرات جسقدر ہمارے ہوئے ہیں وہ ایک تجربہ کے لئے کافی ہیں - اس لئے ہم اس وسیع تجربہ کی بنا پر نہایت آزادی کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ آریہ سماج کی چھیڑ چھاڑ گو دل آزار طریق پر ہو مگر اسلام اور اہل اسلام کو مذہبی طور پر کسی طرح کا ضرر نہیں ہوا اور نہ کبھی ہوگا - بشرطیکہ مسلمان مناظر قابل اور نبرد آزما ہوں - ہم نے بڑی بڑی مناظروں مثل دیوریہ اور نگینہ وغیرہ میں دیکھا ہے کہ قبل از مباحثہ مسلمانوں میں اگر دس سیر خون ہوتا تھا تو مباحثہ دیکھکر اور ختم ہونے پر بلا مبالغہ بیس پچیس سیر ہو جاتا تھا - مسلمان جان جاتے تھے کہ ہمارا مذہب بھی کسی مضبوط چٹان پر کھڑا ہے - جہاں پر ایسے معمولی ہوا کے جھونکے کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتے - بلکہ پہونچ ہی نہیں سکتے مگر یہ شرط ضروری ہے کہ اسلامی مناظر تجربہ کار ہو نہ یہ کہ صرف بیجوں کا بیجوں کہتا ہوا میدان میں آجائے - کیونکہ آریوں سے مناظرہ کرنا ذرہ کار دارد سے

بیا در بزم رنداں تا ببینی عالم دیگر + بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

بلکہ اگر کوئی ہمارا بیان مبالغہ نہ سمجھے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کو آریوں کیوجہ سے اتنا فائدہ ہو رہا ہے کہ کسی بڑے زور آور مبلغ سے بھی اسقدر کامل نہیں ہوتا۔ بسا اوقات خالص توحید کے مسائل اگر مسلمانوں کو سنائے جائیں تو جو لوگ باپ دادا کی لکیر کے فقیر ہیں انکو سننا نہیں چاہتے مگر جب کبھی آریوں کیوجہ سے سنائے جائیں اور خاص اسی غرض سے جلسہ ہو یا مباحثہ کے میدان میں جمع ہوں تو خالص توحید جو قرآن مجید کا اصل سبق ہے سب کے کانوں میں بآسانی

مرقع قادیانی - ماہوار رسالہ ہے - جسمیں مرزا قادیانی کے خیالات کی کافی تردید ہوتی ہے - قیمت سالانہ ۸ منیجر مرقع قادیانی امرتسر دفتر اہلحدیث

منیجر - [illegible]

پہونچ سکتے ہیں اُس موقع پر کسی کے کان پر جوں بھی نہیں رینگتی - بلکہ چاروں طرف سے سبحان اللہ - جزاک اللہ - مرحبا کے نعرے بلند ہوتے ہیں - یہی معنے ہیں ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ✦ خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ ست

اس لحاظ سے ہمیں امید تھی کہ اگر آریہ سماج سے اسی طرح مباحثات کی چھیڑ چھاڑ دس بیس سال تک چلتی رہی تو مسلمانوں کی بہت سی اصلاح ہو جائیگی بلکہ مسلمانوں میں ایک نئی طرح بھنک جائیگی جو معمولی وعظ اور تقریروں سے نہیں ہو سکتی مگر افسوس کہ آریہ سماجی آجکل ایسے کچھ گرداب میں آئے ہیں کہ صدای برنخواست آہ ؎

وصال یار میسر چو گشت عیش مدان ✦ ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان بیداد

کچھ شک نہیں کہ ہمیں آریوں کی موجودہ تکلیف میں اُن سے ہمدردی مگر اس کا سبب بتانا بھی خالی از فائدہ نہیں کیونکہ جہانتک ہمارا اپنا خیال ہے جسکو ہم بہت صحیح اور مبنی بر واقعات جانتے ہیں - یہ سبب ہے کہ آریوں کے متعلق پٹھان کے ٹکے والی مثال صادق آئی ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ ایک شوریدہ سر نے ایک مہذب جنٹلمین کو بے موقع چھیڑا تو جنٹلمین نے بجائے کچھ کہنے سننے کے ایک ٹکہ اس کو انعام دیا - شوریدہ سر نے سمجھا کہ ایسی حرکت پر عموماً انعام ملا کرتا ہوگا چنانچہ اسی خیال میں اُس نے ایک پٹھان کو چھیڑ دیا - پٹھان صاحب نے حسب عادت چھرا نکالکر اُس کا کام تمام کر دیا - یہی مثال ہمارے سماجی مترون کی ہوئی کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے بزرگوں کو انہوں نے کوسنا شروع کیا حضرات انبیاء کے حق میں بدزبانی سے پیش آئے - ہندوؤں کے بزرگوں کو گالیاں دیں اور اسکا نام رکھا واقعات کا اظہار (جس نے آریوں کی گالیوں کا شمار دیکھنا ہو وہ ہماری کتاب تقلیب الاسلام جلد اول اور دوم کا دیباچہ ملاحظہ کرے) اس بات کا مہذب آریوں کو بھی اعتراف ہے کہ سماج کا طرز تحریر و تقریر ناموزون ہے دیکھئے اخبار پرکاش لاہور ۱۰ اپریل کے صفحہ ۲ پر گوکل کے جلسہ کی کیفیت لکھتے ہوئے ایک صاحب ایم ڈی جی بی اے کی تقریر ان لفظوں میں درج ہے کہ "ہمارا طریقہ تحریر و تقریر اس قدر ناموزون ہے کہ اس میں تبدیلی کرنے کی سخت ضرورت ہے" یہ تقریر بی اے مذکور نے کسی لیکچر میں نہ کی تھی کہ کسی کو (در صورت غلط ہونے کے) رد کرنے کا موقع نہ ہوتا بلکہ کانفرنس شوریٰ کے وقت تھی تاہم کسی نے اسکا رد نہ کیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آریہ سماجی خود دل سے مانتے ہیں کہ ہمارا طریقہ تحریر و تقریر دل آزار ہے جس سے مسلمانوں عیسائیوں اور ہندوؤں کے دل پاش پاش ہیں مگر ان بیچاروں سے بجز صبر و شکیبائی کے کیا ہو سکتا تھا پس انہوں نے ایسا ہی کیا کہ باقاعدہ جواب دئے اور بس - مگر جب اُس شوریدہ سر کی ایسی انکے خیالات نے ترقی کی تو وہ طفیل تقریروں اور تحریروں کے یہی انہوں نے وہی چال اختیار کی لیکن ہاں خیر یہ ہوا کہ مخاطب پٹھان صاحب تھے یعنی گورنمنٹ اُس نے بھی یہ برتاؤ کیا جو آنکھ سے دیکھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے ✦ وہ ساری اُنکی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

اب سوال یہ ہے کہ اس سے بعد آریہ سماج کا رُخ کدہر کو ہوگا - کیونکہ آریہ سماج (پنہا) ہو چکی؟ یہ ہوگا ؎

دل آخر بشر کیواسطے کچھ شغل چاہئے ✦ کیا کیجئیگا اس ستم ناروا کے بعد

اس سوال کا جواب دینا ہمارا کام نہیں نہ کلکی آریہ کا - بلکہ زمانہ خود آئندہ اس کا جواب دیگا - ہاں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے کنٹری فیلو (ملکی بھائیوں) کے اس غم میں شریک ہوں اس لئے دعا ہے کہ خدا آریہ سماج کو موجودہ غم سے نجات دیکر کسی اچھے کام میں لگائے - آمین ٭

اجتہاد اور تقلید

۵ - اپریل سے پیوستہ

بوجہ دیگر ضروری مضامین کے ہم اس مفید مضمون سے بہت دور جا پڑے - ۵ - اپریل کے بعد ہم اس کے متعلق کچھ نہ لکھ سکے - گذشتہ پرچوں میں ہم نے اس مضمون کو علماء اصول کی اصطلاح الفاظ کے خاتمہ تک پہونچایا تھا یعنی یہ بتایا تھا کہ علماء اصول نے قرآن فہمی کے لئے الفاظ کی کئی ایک تقسیمات کی ہیں اُن کا ذکر گذشتہ نمبروں میں ہم کر چکے ہیں آج ہم اس بحث کے دوسرے مرحلہ پر آتے ہیں -

یہ بات نئے سرے سے بتا دینا ضروری جانتے ہیں کہ مسائل فقہی تین قسم پر ہیں - اوّل قسم تو وہ ہیں جو قرآن و حدیث سے مستنبط ہیں دوئم وہ ہیں جو قیاسات کے ذریعہ سے اخذ کئے گئے ہیں - سوئم وہ ہیں جو محض اقوال الرجال ہیں - ان تینوں قسموں کی تفصیل کرنا ہمارے اس مضمون کا موضوع ہے - تاکہ یہ بات بخوبی واضح ہو سکے کہ جماعت اہلحدیث کی نسبت جو یہ بات مشہور ہے کہ یہ لوگ فقہ سے منکر ہیں یہ کہانتک صحیح ہے اور کہانتک غلط ہے اور یہ کہ جو کچھ جماعت اہلحدیث کہتی ہے علماء سلف میں بھی کوئی اسکا مؤید ہے یا یہ کوئی نئی بات ہے -

علماء اصول نے قرآن و حدیث سے مسائل استنباط کرنے کے لئے کئی ایک اصول مقرر کئے ہیں منجملہ ان کے چند ایک کا ذکر گذشتہ نمبروں میں ہوا ہے -

چونکہ زمانہ بعید ہو گیا نیز اتنے عرصے میں کئی ایک نئے خریدار ہوئے ہیں اس لئے

مختصر سے الفاظ میں اُن نمبروں کا خلاصہ بتلاتے ہیں۔

علماء اصول کے ہاں چار چیزیں قابل سند ہیں (۱) کتاب اللہ قرآن مجید (۲) حدیث شریف (۳) اجماع (۴) قیاس۔ قرآن مجید اور حدیث کے سمجھنے کے لئے علماء اصول نے الفاظ کو کئی قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ عام۔ خاص۔ مشترک۔ حقیقت مجاز وغیرہ الفاظ کی یہی تقسیم حدیث شریف میں بھی کام آتی ہے اسلئے جتنی بحث گذشتہ نمبروں میں الفاظ کے متعلق ہم لکھ آئے ہیں وہ حدیث دانی میں بھی کارآمد ہے جیسی کہ قرآن فہمی میں مفید ہے۔ حدیث کے متعلق جو مباحث ہیں وہ وصول روایت کے متعلق ہیں۔ ان مباحث میں علماء اصول کو محدثین سے کوئی بہت بڑا اختلاف نہیں۔ صرف چند ایک باتوں میں ہے جنکو ہمارے مضمون سے چنداں تعلق نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ علماء اصول کے نزدیک حدیث شریف بھی قابل سند اور شرعی دلیل ہے۔ حدیث کے منکر کو علماء اصول نے بدعتی لکھا ہے (دیکھو نورالانوار وغیرہ کتب اصول) غرض یہ کہ جو مسائل قرآن و حدیث سے بپابندی قوانین و قواعد مدونہ نکالے جائیں ان سے اہلحدیث منکر ہیں نہ کوئی صاحب عقل سلیم انکار کرسکتا ہے جسکی مثالیں ۱۰ اپریل کے اہلحدیث میں ہم بتلا چکے ہیں ایک آدھ مثال یہاں بھی ذکر کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں حکم ہے کُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ یعنی روزہ کی رات کو پو پھٹنے تک کھانا کھایا کرو۔ اس آیت کے ظاہری الفاظ میں حکم تو یہی ہے جو ترجمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سحری کا صبح تک کھانا جائز ہے مگر فقہی مسئلہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ روزہ دار جنب (بے غسل) کی حالت میں اگر صبح کرے یعنی صبح ہونے تک غسل نہ کرے تو اس کے روزہ میں خلل نہیں آتا کیونکہ آیت مرقومہ سے جب اتنا ثابت ہوا کہ صبح کی پو پھٹنے تک کھانا پینا علی ہذا القیاس جماع جاری رکھ سکتا ہے تو غسل کے لئے قبل از صبح کوئی وقت نہ ہوا پس صبح کیوقت اگر جنب کیحالت میں ہو خواہ جماع سے فراغت اُس کو بہت مدت پہلے ہو چکی ہو تو روزہ کی صحت میں کوئی نقص نہیں آتا۔ غرض اس قسم کے جو مسائل قرآن و حدیث سے مستنبط کئے جاتے ہیں اہلحدیث اُن سے کسی طرح منکر نہیں ہوسکتے اور جن احادیث میں فقہ کی تعریف آئی ہے مثلاً حضور کا ارشاد ہے من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین یعنی جس آدمی کے حق میں خدا بھلائی چاہتا ہے اُس کو دین کی سمجھ دیتا ہے علی ہذا القیاس یہ ارشاد کہ فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد (ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہوتا ہے) یہی انہی معنے میں ہے انکے علاوہ قرآن و حدیث کو باقاعدہ سمجھنے کی فضیلت بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں بکثرت آئی ہے انہی معنے سے حضور نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے لئے دعا فرمائی تھی۔ اللھم فقہ فی القرآن (اے اللہ اس کو قرآن کی خوب سمجھ عطا کر) پس یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ایسی فقہ اور ایسے علم سے کوئی صاحب ایمان یا صاحب عقل سلیم انکار کرے جن لوگوں نے صحیح بخاری پڑھی ہے یا کبھی اسکا ایک آدھ صفحہ بلکہ ایک دو سطریں بھی سُنی ہیں وہ جانتے ہیں کہ امام المحدثین امام بخاری اس قسم کی فقہ پر کیسے باقاعدہ طالب کو ارشاد اور تنبیہ کرتے ہیں انہی معنے سے علماء کہتے ہیں کہ صحیح بخاری فقہ کی کتاب ہے بخاری محدث ہی نہیں بلکہ فقیہ گر ہے جس کسی کو اس میں شبہ ہو وہ بدگوؤں کی بدگوئی سے کان بند کرکے صحیح بخاری کو خود دیکھے اور کسی استاد سے باقاعدہ پڑھ کر پھر دیکھے کہ وہی روز میں اُس کے منہ سے نکلتا ہے کہ ؎

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

(باقی باقی)

انجمن مصلح الاخوان

کی تحریک جو پہلے پرچہ میں کی تھی امرتسر میں قبولیت و شوق سے سُنی گئی۔ جو سنتا ہے اپنا نام ممبروں میں بخوشی لکھواتا ہے بلکہ یہی آواز آتی ہے۔ کہ ایسی انجمن کا مخالف کون مسلمان ہوگا۔ فہرست ممبران کسی آئندہ پرچہ میں درج کیجاویگی مگر میں اتنے ہی کو کامیابی نہیں جانتا بلکہ میری غرض یہ ہے کہ ہر ایک قصبہ شہر۔ دیہات میں غرض جس جگہ مسلمانوں کی معتد بہ آبادی ہو وہاں ایسی انجمن کا ہونا ضروری ہے۔ کیا ہمارے بیرونی احباب ہمیں یہ خبر فرحت اثر جلد بھیجینگے کہ بیرونجات میں بھی اس قسم کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔

میں یہ نہیں کہتا کہ بیرونجات کی اس قسم کی انجمنیں امرتسر کی انجمن کی شاخ بنیں یا ماتحت رہیں نہیں بلکہ وہ اپنی مصلحت دیکھکر جو مناسب جانیں کریں۔ ہاں وقتاً فوقتاً امرتسر کی انجمن سے اگر کسی قسم کے مشورہ کی امداد چاہینگے تو دریغ نہ ہوگا ٭

ہمارے دوست

کچھ دنوں سے اہلحدیث کی اشاعت میں ایسے کچھ خاموش ہیں کہ گویا بہت سا کام کرکے تھک گئے بلکہ سو گئے ہیں اس لئے اُنکو جگانے کے لئے یہ آواز کیجاتی ہے کہ ؎

ahmadimuslim.de

خیری کن اے فلاں وغنیمت شمار عمر ۔ زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

ہنوز ابھی بہت سا باقی ہے اور آپ سوتے ہیں یہ نیند مبارک نہیں پس اہلحدیث کی خدمات کو شش کریں کہ اشاعت معقول ہو ۔ ثواب اخروی کے علاوہ انعام مقرری بھی چاہئیے تو حاضر ہے ۔ (اڈیٹر)

تفسیر ثنائی اُردو

جس کی چار جلدیں ۱۳ پارہ چھپ کر تیار ہو چکیں اب پانچویں جلد بھی شائع ہونیوالی ہے ۔ ہم ناظرین حدیث کی خاطر یہ اعلان ہے کہ چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت مبلغ چھ روپیہ ہیں مگر تا طیاری جلد پنجم چار روپیہ پر چاروں جلدیں مل سکینگی محصول علاوہ ۔ پنجویں جلد کی قیمت تیار ہونے پر ظاہر کیجاویگی پس شائقین اس موقع کو غنیمت سمجھیں ۔

تقلید

عزلفتہ سے پیوستہ

آپ فرماتے ہیں کہ محمد بن اسمٰعیل بخاری شافعی تھے اور ثبوت میں شاہ ولی اللہ کا قول رسالہ انصاف سے نقل کرتے ہیں ۔ ومن ہذا القبیل محمد بن اسمٰعیل البخاری فانہ عد فی طبقات الشافعیۃ الخ حضرات منصفین غور کریں کہ ہمارا مخاطب کیا دلیل لا رہا ہے کہ پہلی عبارت رسالہ انصاف سے کاٹ کر جو اس کے مخالف تھی من ہذا القبیل سے نقل کر کے امام بخاری کا مقلد ہونا ثابت کیا اور یہ سمجھا کہ یہی عبارت ناظرین کو مشکوک کردیگی کہ امام بخاری کا شافعی ہونا کس قبیل سے ہے ۔ اب میں پوری عبارت شاہ صاحب کی نقل کر کے ناظرین کی خدمت میں ان حضرات کی حق پوشی اور ناحق اندیشی ظاہر کرتا ہوں ۔ حضرت شاہ صاحب رسالہ انصاف میں امام بیہقی کا مجتہد منتسب ہونا نقل کر کے فرماتے ہیں ومعنے انتسابہ الی الشافعی انہ سلک طریقتہ فی الاجتہاد واستقراء الادلۃ وترتیب بعضہا علی بعض ووافق اجتہادہ اجتہادہ واذا خالف احیانا لم یبال بالمخالفۃ ولم یخرج عن طریقتہ الا فی مسائل وذلک لا یقدح فی دخولہ فی مذہب الشافعی ومن ہذا القبیل محمد بن اسمٰعیل البخاری الی اخر ما نقلہ المعترض ۔ پس اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جس لئے امام بخاری کو شافعیوں میں داخل کیا ہے تو ان کی یہ مراد نہیں کہ امام شافعی کے فروعات اور اجتہادیات میں مقلد تھے بلکہ انکی مراد یہ ہے کہ تلاش وترتیب دلائل میں وہ ایسے طریق پر چلے جو امام شافعی کے طریق کے موافق ہوگئے اور اجتہادی مسائل میں انہوں نے وہ طرز اختیار کی جو امام شافعی کے طرز اجتہاد کے موافق پڑگئی اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب کوئی مجتہد اجتہاد کر کے مسئلہ استنباط کرتا ہے تو وہ اجتہاد اسکا کسی نہ کسی مجتہد کے اجتہاد کے موافق ضرور ہی ہو جاتا ہے پس اس سے مقلد ہونا کیونکر لازم آتا ہے نہایت تعجب ہے معترض کو کہ باوجودیکہ شاہ صاحب امام بخاری کو مجتہد منتسب میں داخل کرتے ہیں اور معترض انکو مقلدین میں سمجھتا ہے بریں عقل ودانش بباید گریست ۔ کیا مقلد ومجتہد میں بھی آپ لوگوں کو تمیز نہیں رہی مجتہد منتسب بھی فی الحقیقت مجتہد مستقل ہے مولوی عبدالحی لکھنوی مرحوم ان لوگوں پر جنہوں نے امام محمد وابو یوسف کو مجتہد فی المذہب میں داخل کیا ہے ناراضگی ظاہر فرما کر لکھتے ہیں فالحق انہما مجتہدان مستقلان فالاجتہاد المطلق الی قولہ فمن ثم عدہما المحدث الدہلوی فی الانصاف وعبدالوہاب الشعرانی فی المیزان من المجتہدین المنتسبین الخ علاوہ اسکے تاج الدین سبکی کا امام بخاری کو شافعیہ میں داخل کرنا بلا وجہ وبلا ثبوت وبلا دلیل ہے اور وہ عند العقلاء قابل تسلیم نہیں ۔ ساتویں صدی والا شخص تیسری صدی والے کی حالت کو بیان کرے تو وہ بلا ثبوت کیونکر تسلیم کر لیا جائے ۔ امام ناظم یہ کہ امام بخاری کا مجتہد ہونا خود انکی تصانیف سے ظاہر ہے خصوصاً صحیح بخاری سے امام ممدوح نصوص کے عموم سے یا اشارہ سے یا فحوا وغیرہ سے مسائل کو استنباط واستخراج کرتے ہیں اور تراجم صحیح بخاری میں ایسے ادق مسائل اجتہادیہ کتاب وسنت سے استنباط کئے ہیں جنکا بیان بیان سے باہر ہے خود شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں واستنبط من الاحادیث معانی کثیرۃ الی قولہ استنبطہا من الحدیث بنحو من الاستنباط من نصہ او اشارتہ او عمومہ او ایمائہ او فحواہ انتہی حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں فلذا اشتہر من جمع من الفضلاء فقہ البخاری فی تراجمہ انتہی یہ کلام مجتہد کا ہے یا مقلد کا ۔ نیز سلف جو معاصر امام بخاری تھے آپ کو مجتہد وفقیہ کہتے ہیں ۔ حافظ ابن حجر مقدمہ میں فرماتے ہیں ۔ حدثنا حاشد بن اسمٰعیل قال قال ابو مصعب احمد بن ابی بکر الزہری محمد بن اسمٰعیل افقہ عندنا وابصر بالحدیث من احمد بن حنبل فقال رجل من جلسائہ جاوزت الحد فقال ابو مصعب لو ادرکت مالکا ونظرت الی وجہہ ووجہ محمد بن اسمٰعیل لقلت کلاہما واحد فی الفقہ والحدیث انتہی یعنی امام ابو مصعب فرماتے ہیں کہ امام بخاری

ahmadimuslim.de

ہمارے خیال میں امام احمد سے بڑھکر مجتہد اور عارف حدیث ہیں اسپر یک مرد نے اعتراض
کیا کہ ان میں آپ نے مبالغہ کیا ہے تو امام ابو مسعود نے جواب دیا کہ اگر تو امام مالک
کا زمانہ پاتا اور امام بخاری اور امام مالک دونوں کو دیکھتا تو کہتا کہ یہ دونوں اجتہاد
اور حدیث میں برابر ہیں منصفین غور کریں کہ جس شخص کو اس کے زمانہ کے علما امام
احمد بن حنبل سے بڑھکر بتا دیں اور امام مالک کا اسکو ہمسر کریں اسکو آجکل کے حنفیہ
کوئی امام شافعی کا مقلد بتا دیں کیا اندھیر ہے - اور سنو! اسی مقدمہ میں حافظ ابن حجر
لکھتے ہیں کہ قتیبہ بن سعید نے فرمایا کہ میں مجتہدوں اور زاہدوں اور عابدوں کے پاس
رہا ہوں مگر جب سے ہوش سنبھالا ہے امام بخاری جیسا کسی کو نہیں پایا - وہ ایسے
اپنے زمانہ میں تھے جیسے صحابہ میں حضرت عمر اور نیز قتیبہ نے فرمایا کہ اگر امام بخاری
صحابہ کے زمانہ میں ہوتے تو وہ قدرت خدا کے یک نمونہ ہوتے اور ایک روایت
میں امام قتیبہ سے یہ منقول ہے کہ میں حدیث میں نظر رکھتا ہوں اور اجتہاد بھی رکھتا
ہوں اور مجتہدوں اور زاہدوں اور عابدوں کا ہم مجلس بھی رہا ہوں مگر میں نے
امام بخاری جیسا کسی کو نہیں پایا - امام قتیبہ سے کسی نے نشہ والے کی طلاق کا
مسئلہ پوچھا تو انہوں نے سائل کو امام بخاری کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ امام
بخاری احمد بن حنبل اور اسحاق اور علی بن مدینی ہیں خدا انکو تیرے پاس لے
آیا ہے اور امام یعقوب بن ابراہیم دورقی اور نعیم بن حماد خزاعی فرماتے ہیں
کہ امام بخاری اس امت کے مجتہد ہیں ایک مرتبہ امام بخاری بصرہ میں آئے
تو محمد بن بشار نے کہا کہ آج سب مجتہدوں کے سردار اس شہر میں داخل ہوئے
ہیں - امام اسحاق بن راہویہ کی امام بخاری نے ایک حدیث میں غلطی نکالی تو
امام اسحاق نے مان لیا اور فرمایا اے گروہ اہل حدیث کے اس نوجوان امام
بخاری کو دیکھو اور اس سے حدیث لکھو اگر یہ شخص حسن بصری کے زمانہ میں ہوتا تو
وہ بھی حدیث کی پہچان میں اور اجتہاد میں اس کے محتاج ہوتے علاوہ اس کے
اور بہت سے اقوال ائمہ کے ہیں جنہوں نے امام بخاری کو فقیہ اور مجتہد کہا ہے
ناظر بصیر مقدمہ فتح الباری اور البدایہ والنہایہ امام ابن کثیر کو ملاحظہ کریں علامہ
بحر العلوم حنفی لکھنوی نے شرح مسلم الثبوت وغیرہ میں لکھا ہے والا فقد وجد
بعدہم ایضا ارباب الاجتہاد المستقل کابی ثور البغدادی وداؤد
الظاہری ومحمد بن اسماعیل البخاری انتہی علامہ ابو الفیض محمد بن
علی الفارسی نے جواہر الاصول فی علم حدیث الرسول میں لکھا ہے کہ بڑے بڑے
فقیہ جو اپنی تحقیق پر چلنے والے کسی کی تقلید نہ کرنے والے تھے علما ہیں

جنہیں امام ترمذی اور ابو داؤد اور امام نسائی اور امام بخاری وغیرہ ہیں اگر
کسی شخص کو بہ سبب جہالت کے امام بخاری کا مجتہد ہونا انکی صحیح بخاری سے
معلوم نہ ہو تو وہ اتنی کثیر التعداد اہل علم کے بیان وشہادت پر ہی جو انکے معاصر
اور کوئی استاد تھے امام ممدوح کے مجتہد ہونے کو تسلیم نہ کرے تو وہ شخص
قابل خطاب نہیں بلکہ مستوجب تعزیر وعتاب ہے - امام بخاری اکثر مقام میں
امام شافعی پر رد فرماتے چنانچہ عینی شرح بخاری میں لکھتے ہیں قال ابن بطال
اراد البخاری رد قول الشافعی ان شعر الانسان اذا فارق الجسد نجس
واذا وقع فی الماء نجسہ انتہی جو شخص امام شافعی کے مسائل پر رد کرے
اسکو شافعی کہنا آپ جیسے ذی ہوش کا کام ہے اسی طرح اور بہت مقام ہیں
جہاں امام شافعی پر امام بخاری نے رد کیا ہے دیکھو شرح بخاری - آپ لکھتے
ہیں کہ امام ابو داؤد صاحب السنن شافعی یا حنبلی تھے - میں کہتا ہوں کہ وہ نہ
شافعی تھے نہ حنبلی بلکہ عامل بالحدیث متبع سنت مجتہد تھے جن لوگوں نے انکو
شافعی یا حنبلی لکھا ہے وہ کچھ ثبوت نہیں دیتے ہیں اسی واسطے یہ قول متعارض
انکے حق میں صادر ہوئے کسی نے انکو شافعی لکھدیا اور کسی نے حنبلی - پس بحکم اذا
تعارضا تساقطا کے انکی شافعیت وحنبلیت باطل ہوگی علاوہ اسکے انتساب مذہبی
چند طرح کے ہوتے ہیں ایک انتساب ایسا ہوتا ہے کہ ترتیب دلائل واجتہاد میں
وہ کسی امام کے موافق ہو جائے جیسا کہ تحریر سے شاہ ولی اللہ صاحب کی معلوم
ہوا پس یہ انتساب مثبت انکی تقلید کو نہوگا - اور یک انتساب یہ ہے کہ وہ
شخص فروعات واجتہادیات میں کسی کا مقلد ہو مگر یہ کام جاہل کا ہے اور
امام ابو داؤد عالم حافظ الحدیث تھے - پانچ لاکھ حدیثیں نوک زبان پر رکھتے تھے
جنکی کتاب کی نسبت امام غزالی وغیرہ علما کا قول ہے انہ کاف للمجتہد فی
معنی عن التقلید یعنی کتاب ابو داؤد مجتہد کیلئے کافی ہے اور مقلد کو تقلید
سے بے پرواہ کرتی ہے ایسے شخص کی نسبت تقلید کا الزام لگانا گویا اپنے جہل
کا اقرار کرنا اور انکے حق میں بیجا الزام لگانا ہے علامہ ابو الفیض فارسی کا قول
جواہر الاصول سے ابھی مذکور ہو چکا کہ امام ابو داؤد وترمذی ونسائی وغیرہ کسی
کے مقلد نہ تھے آپکے مستند مولانا شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں وکان
صاحب الحدیث ایضا قد ینسب الی احد المذاہب لکثرۃ موافقتہ لہ
کالنسائی والبیہقی ینسبان الی الشافعی وکان لا یتولی القضاء ولا
الافتاء الا مجتہد ولا یسمی الفقیہ الا مجتہد انتہی (باقی مقدمہ)

المشتہر حاجی عبد الواحد باتسبل ریفارم جموں
ہوئی شہرت قیمت ۱ر

ahmadimuslim.de

نکالا تھا اسے پھر کریں۔

(خریداران اخبار اہلحدیث امرتسر)

اڈیٹر الفقہ جواب دی

از نامہ نگار

صفحہ ۱۷۸ شامی کے حاشیہ پر درمختار میں ہے ولو زاد تابعہ الی ستۃ عشر لانہ ماثورہ

یعنی اگر نماز عیدین میں سولہ تکبیروں تک زیادہ کرے تو امام کی متابعت کرے کیونکہ یہ ماثورہ ہیں۔

ردالمحتار (شامی) صفحہ ۱۷۸ میں ہے لانہ تبع للامام تجب علیہ متابعتہ وترک رائیہ برای الامام یعنی مقتدی امام کا تابع ہے مقتدی پر متابعت امام کی واجب ہو اپنی رائے امام کی رائے پر چھوڑ دینی چاہیے۔

اب سوال یہ ہے کہ جب حنفی مذہب میں متابعت امام کی اس قدر ضروری لازم ہے تو حنفی کو اس امام کی متابعت کیوں نہیں لازم ہوگی جو امام رفع الیدین اور آمین بالجہر کہتا ہے یعنی بربنائے متابعت مذکورہ مقتدی کو بھی آمین و رفع یدین امام مذکور کے پیچھے کرنا چاہیے؟

عروۃ بن الزبیر کا کیا فعل تھا کہ جس سے انکا پاؤں کاٹا گیا تھا۔

البیان نمبر ۲ مطبوعہ صفر سنہ ۱۳۲۵ھ صفحہ ۴۶ میں لکھا ہے

امام ابوحنیفہ رحمہ نے فرمایا ہے اذا ظہر الحق فھو مذھبی

سوال امام صاحب نے ان لفظوں کے ساتھ کہاں فرمایا ہے اور انقطاع بارش حدیث صحیح سے ثابت ہے اور عدم الانقطاع برائے امام موصوف ہے پس اڈیٹر البیان کا کہنا کیونکر صحیح ہوا یعنی امام صاحب کا قول حدیث کے مطابق ہوا تو فھو مذھبی کہنا زیبا تھا۔

عبدالرحمان خان از مرجا

غریب فنڈ

میں اس ہفتہ مندرجہ ذیل صاحبان نے چندہ عنایت فرمایا۔

شیخ عبدالرزاق صاحب از مقام کینو (پربا)	۸ر
جناب مولوی عبدالرحمان صاحب دلال پور	۲ر
جناب حافظ محمود علی صاحب از انڈمیاری	عہ
نقدی فنڈ	۱۲ر
میزان	عہ ۸/۱۰
قرضہ	۲ر
باقی	عہ ۸/۱۰

درخواست نمبر ۵۲۔ مولوی محمد سعید صاحب ملا۔ جناب بیج ۔ عمر ۳۰ برس کی ہے۔ منقل بتانہ

درخواست نمبر ۵۵۔ ابلا خان از مقام ڈنگہ متصل مشن سکول ضلع گجرات۔

تقریظات (ریویوز)

مومیائی

یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے مصوصاً ضعف کیوقت بہت مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ ۱۲ر مع محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ۔ مینجر دی میڈیسن ایجنسی امرت سر کٹڑہ تلہ۔

ذوالفقار حیدری

جلد دوم

مسٹر دہرم پال آریہ کی کتاب تہذیب الاسلام کا کل جواب تغلیب الاسلام تو دفتر اہلحدیث سے دیا گیا تھا۔ یہ کتاب ذوالفقار بھی اسی کا جواب ہے۔ جواب کیا ہے گویا بربر کا جوڑ ہے۔ کیونکہ اس کے مصنف بھی ایک جدید الاسلام ہیں جیسے دہرم پال جدید الآریہ۔ کتاب کی ضخامت ۲۵۰ صفحوں کی ہے۔ قیمت ۱۲ر پتہ۔ لکھنؤ۔ مولوی گنج۔ بابو رام گوپال صاحب پنشنر جدید الاسلام۔ (کیا اچھا ہو کہ آپ اپنا نام اسلامی ظاہر کریں)

بشارات محمدیہ

اس کتاب میں جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پیشگوئیاں لکھی ہیں۔ بائیبل سے تو اور علماء نے بھی لکھی ہیں مولوی صاحب موصوف نے زیادہ کام یہ کیا ہے کہ وید وں سے بھی آنحضرت کے حق میں پیشگوئیاں دکھائی ہیں یہی خصوصی یہ مزیت۔ اگر مقبول ہو تو رسالہ قابل دید ہوگا۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ قیمت ۲ر پتہ۔ دفتر الہادی سیالکوٹ۔

تورات سے طلاق کا ثبوت

دیکھو استثناء باب ۲۴۔ آیت ۱ تا ۴ سے اگر کوئی مرد کوئی عورت کے لئے اس سے بیاہ کرے اور بعد اس کے ایسا ہو کہ وہ اسکی نگاہ میں عزیز نہ ہو اس سبب سے کہ اس نے اس میں کچھ پلید بات پائی تو اسکا طلاق نامہ لکھ کے اس کے ہاتھ میں دے اور اُسے اپنے گھر سے باہر کرے اور جب وہ اس کے گھر سے نکل گئی تو جا کے دوسرے مرد کی ہو وے پر اگر دوسرا خاوند بھی اس سے ناخوش ہووے اسکا طلاق نامہ لکھکے اس کے ہاتھ میں دیوے اور اپنے گھر سے نکالدے یا اگر دوسرا شوہر اسے جو رو کرکے مرجاوے تو روا نہیں کہ اسکا پہلا شوہر جس نے اُسے

مطبوعہ الفرقان ... کی تردید میں ... درس القرآن ... مولوی عبدالرحمن صاحب ... ۔ ملنے کا پتہ دفتر اہلحدیث امرتسر

تہذیب سے دشمن دو دوست ہو جاتے ہیں

تسلیم با اکرام شریف۔ اگر آپ مضمون ذیل کو پسند فرماتو ہیں تو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں اسکو طبع کر دیں۔ اسکی اور ایک نقل جناب اڈیٹر اخبار اہل فقہ کے خدمت عالی میں روانہ کی ہے وہ بھی اگر اسکو پسند کرتے ہیں اپنے اخبار میں طبع کر دیوینگے اور اسپر کچھ ریمارک کرنے ہیں تو وہ ان ہی کریں گے ۔

اس بات کا تجربہ بھائیوں کو ہو جائیگا۔ خاکسار خریدار ہے اخبار اہل فقہ کا بار بیز اپریل ۱۹۰۷ء سے اور خریدار ہے اخبار اہلحدیث کا ، وہیں جون سنہ مذکور سے ۔ افسوس ہے کہ بیچ گذشتہ مضمون کے جو اڈیٹر اہل فقہ نے روانہ کیا تھا اڈیٹر اخبار اہلحدیث× نے حالانکہ نہ ابتی ارڈر کے کریں پران کو واپس کرنے کی درخواست بھی (اگرچہ وہ وی پی ہو) اسواسطے کہ معلوم کرلیں کہ بد تہذیبی کی کس کی جانب سے ہے خاکسار کے خیال خام میں یہ بات آئی۔ (اگرچہ کوئی اس خیال کا مخالف ہو تو بھی اسکا کچھ شکوہ نہیں) کہ ہر دو اخبار منگوا کے دیکھے کہ کون حق پر ہے اور کس کی جانب سے بد تہذیبی کی بنا ہے زمان علماء سے یہ بات بہت بعید ہے کہ بحث میں گالی گلوچ ہو۔ دیکھو اخبار اہلحدیث ، جون ۱۹۰۷ء کا پانچ صفحہ ۔ (حضرات اہلحدیث بھی اخبار اہل فقہ کو منگوانا چاہئے) اگرچہ خاکسار ان باتوں کے لکھنے کا لائق نہیں مگر کیا کرنا کہ جل بڑی خیر ہو سو مجھ اسپر کچھ بھی ہے حضرات ناظرین باانصاف ان ہر دو اخبار میں تہذیب و اتفاق پیدا ہونے کی کوشش اور مضمون لکھنے میں اور کوئی بات خلاف نقل و عقل ہو تو مہذبی زبان میں اسکو دلیل سے رد کرنا۔ کہا جا سکتا ہے کہ اہل فقہ و اہل حدیث میں اتفاق ہونا غیر ممکن ہے اماکہ اتفاق نہ ہو تو بھی کیوں تہذیب کو ہاتھ سے جانے دینا۔ اگر کوئی کہے کہ خود اہل فقہ نصیحت و دیگران را نصیحت کہ اہلحدیث کو غیر مقلدین کہنا کیا یہ بد تہذیبی نہیں تو جواب یہ ہے کہ یہ خطاب بہا سال سے چلا آتا ہو۔ اور مقلدین وہی جو تقلید شخصی کو واجب جانتے ہیں اب کے اہل حدیث ان کی غیر تمیں یعنی وہ تقلید شخصی کو واجب نہیں جانتے بلکہ اسکو بدعت یا شرک کہتے ہیں اگر اہل حدیث ہی خطاب کریں تو ان سے کوئی کتاب حدیث کی تصنیف نہیں ہوئی نہ سب احادیث پر ان کا عمل ہے ۔ اہل حدیث وہی ہیں جو کتب حدیث تصنیف کئے تھے عـــہ اور جنکو ہزار ہا حدیث یاد تھے ۔ اگر کوئی منصف مزاج ہو اور خوب غور کرتا ہے تو شروع بنا مقلدین کو بدعتی و مشرک کہنے کی آپکے اہل حدیث سے ہوئی کہ وہ مقلدین ائمہ اربعہ کو مشرک و بدعتی لکھنے لگے اسبات پر آپکے اہل حدیث کے اکثر کتب گواہ ہیں دور کیوں جاتے ہو۔ اخبار اہلحدیث ، جون کا پچیسواں دیکھو کہ اسمیں رافضیہ کے جواب نمبر ۱۱ میں لکھا گیا ہے کہ "مذہب سنی وہی ہے جو آنحضرت نے مسلمانوں کو سکھایا مگر اسمیں اتنا ہی حصہ جو سنت سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن جو اس میں حاشیہ لگائے گئے ہیں سو بعد کے ہیں مثلاً حنفی شافعی وغیرہ سو کون نہیں جانتا کہ ان اماموں سے بعد کی نسبتیں ہیں۔ سُنّی مذہب ان کا ذمہ دار نہیں الخ"

خاکسار کہتا ہے کہ رافضیہ کی تردید میں حنفی شافعی پر طعن کرنا مناسب نہیں کیونکہ بزرگان دین رافضیہ کی تردید میں حنفی شافعی کی تائید کئے ہیں نہ کہ طعن اسبات پر تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز قدس سرہ کی گواہ ہے اور اسپر ایک مضمون خاکسار نے ۱۷ دین مئی کے خط میں اور ۴ دین جون کے خط میں لکھکر جناب اڈیٹر اخبار اہل فقہ کو طبع کیلئے روانہ کیا تو خیر کہ اس ہندوستان میں یہ بلا و بد بھیلی ہے کہ غیر مقلدین مقلدین کو بدعتی و مشرک کہتے ہیں حالانکہ تمام روئے زمین کے مسلمان حنفی و شافعی وغیرہ ہیں ۔ سو دلیل کی حاجت نہیں کہ وہ ظاہر ہے ۔ مولوی صدیق حسن خان صاحب بھوپالی کی کتاب اتحاف النبلاء دیکھو کہ اس میں بڑے بڑے محدثین کرام و مفسرین عظام کو حنفی یا شافعی وغیرہ لکھا گیا ہے (یا ہیں آپ غیر مقلد ہیں افسوس) اور غیر مقلدین کے مستند علم شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح و شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رح جن سے یہ لوگ قرآن و حدیث کی سندیں مسلسل لیتے تھے ۔ اور اب تک وہ سندیں ان کے پاس موجود ہیں ۔ وہ بھی تو رسالہ انصاف میں اور بستان المحدثین میں مصنفین صحاح ستہ کو اور امام نووی و ابن حجر عسقلانی و قسطلانی وغیرہ کو (جن کی کتابیں پڑھکر یہ لوگ مولوی ہیں) شافعی لکھتے ہیں اور امام طحطاوی و علی قاری و شیخ عبد الحق محدث و شاہ ولی اللہ محدث و شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمہم اللہ علیہم اجمعین جن کی حدیث دانی کا ڈنکا تمام دنیا میں بج رہا ہے حنفی تھے سو دلیل کی حاجت نہیں کیا یہ سب بدعتی ہیں نعوذ باللہ من ذالک جو جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ ۔ جو اسمیں حاشیہ لگائے گئے ہیں سو بعد کے ہیں مثلاً حنفی شافعی وغیرہ الخ ۔ خاکسار کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو مذہب نہیں سکھلایا سکھلایا سو دین اسلام سکھلایا ۔ او سوقت صحاح ستہ نہیں تھے جب صحاح تصنیف پاکر دنیا میں منتشر ہوئی تو ان کے اسیواسطے شاہ صاحب رسالہ انصاف کے صفحہ ۲۲ میں لکھتے ہیں کہ دوسری صدی کے بعد مجتہدون کے مذہب کی پابندی ظاہر ہوگئی اور ایسے کم تھے ۔ جن کا مجتہدین کے مذہب پر اعتماد نہو اور غیر مقلدین بحوالہ حجۃ اللہ البالغہ جو شاہ صاحب کی ہی تصنیف ہی کہتے ہیں کہ چوتھی صدی سے مذہب معین کی پابندی ظاہر ہوئی تو اس سے ہماری حجت کو اور تقویت ہوئی کہ صحاح ستہ بعد دوسری صدی کے یعنی تیسری صدی میں تصنیف ہوئے دیکھا

× مسلسل موجود نہ تھی منیجر ؛ ۔ سے اسیطرح مدت ہی مدت سے چلا آتا ہے دو اڈیٹر ۔ عـــہ تو اہل قرآن وہ جنہے قرآن تصنیف کیا ہو پھر حدیث میں مسلمانوں کو کیوں اہل القرآن کا لقب ہو گیا ؟
عـــہ اسکا جواب اسی پرچہ میں مضمون تقلید میں ملے گا۔

ahmadimuslim.de

تاریخ ولادت و وفات محدثین صحاح ستہ ثابت ہے) اور چوتھی صدی میں مشہور ہوئے اور مذاہب بھی الہامی ہیں کہ بسبب ان کے تیسری صدی میں معلن ہوئے اور چوتھی صدی میں مشہور ہوئے۔ کیونکہ چاروں مذاہب کے دلائل انہیں موجود ہیں گویا کہ وہ چاروں مذاہب کی حقانیت پر گواہی دیتے ہیں اور شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ تحفہ اثنا عشریہ میں شیعہ کے رد میں کہہ میں لکھتے ہیں کہ

مذہب نام اس راہ کا ہے کہ جسمیں اسیون کو فہم شریعت میں کھلے الخ اور مذہب کو طرف خدا تعالیٰ کے اور فرشتوں کے اور پیغمبروں کے نسبت کرنی کمال بیخودی اور نادانی ہے الخ

جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کو دیکھو کہ مذہب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف آپ نے نسبت کیا اور یہ بھی آپکی بڑی خوش فہمی ہے کہ ایڈیٹر اخبار اہل فقہ کو ناحق امام بخاری رح کی توہین کیا کرکے لکھنے لگے اور ۱۲ ویں جون کے اخبار اہل حدیث میں اس عنوان کی تحت میں ٹوڈی کیا امام بخاری کا بدلہ ہے؟ فقیہ کے غلیظ دشنام جناب حضرت امام اعظم رح و حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے بابت چھاپ دئیے اور اپنے پاکیزہ پرچے کو رافضیوں کی غلیظ گالیوں سے ناپاک بنا دیا بقول آپکے امام بخاری کی توہین کیا سو ایڈیٹر اہل فقہ نے کیا نہ کہ امام اعظم رح و غوث اعظم قدس سرہ۔ پس یہ دشنام ایڈیٹر اہل فقہ کو دیتے تو کہہ سکتے تھے کہ امام بخاری کا بدلہ ہے۔ مگر دو بزرگوں کو گالیوں سے۔ اور یہ مثل مشہور ہے کہ جو جس میں ہے وہ پینے میں رسے کا بس ایسا ہی مولانا کے من میں جو لیا وہ رافضی کی کتاب میں دیسا۔ رافضیوں کے گالیاں طبع کیا گویا آپ ان گالیوں کا دینا ہو۔ حالانکہ حضرت امام اعظم رح و حضرت غوث الاعظم قدس سرہ غیر مقلدین کے بھی امام ہیں چنانچہ امام اعظم رح امام بخاری رح کے استادوں کے استاد ہیں اور غوث اعظم رح حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے پیروں کے پیر ہیں۔ پس ایڈیٹر اخبار اہل فقہ نے امام بخاری کی بعض احادیث میں جو کلام کیا ہے وہ اپنی طرف سے نہیں کیا بلکہ دوسرے محدثین کا قول بیان کیا ہے دیکھو اساب پر اخبار اہل فقہ ۲۰ مئی صفحہ ۹ و ۷ پس اسکو توہین امام بخاری کہکر رافضیوں کے دشنام چھاپنا کسقدر ان بزرگوں سے حسد و تعصب ہے قدیر؟ امید ہے کہ اسپر آپ مذہب حنفی کے حامی رہینگا اور غوث الاعظم قدس سرہ کو اپنی مراد کے طلبگار ہو جاوینگے تو یہ جھگڑا الوٹ جائیگا۔ آپس میں مسلمانوں کا اتفاق ہو جائیگا مولانا اسمٰعیل شہید رح جو سید احمد صاحب قدس سرہ کے مرید ہیں۔ وہ صراط المستقیم کے صفحہ ۱۲۲ و ۱۲۶ میں حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم و غوث الثقلین

لکھتے ہیں۔ حالانکہ آپ کا اسم مبارک سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ ہے غوث کے معنی لغات میں فریاد کو پہنچنے والا لیکے حق تعالیٰ نے آپ کو وہ قدرت و طاقت دیا ہے کہ آپ مسلمانوں کی فریاد کو درگاہ رب العزت میں عرض کرکے ان کے مرادوں کو پہنچا دیتے ہیں اور یہ آپ کے قصیدہ غوثیہ جو مجموعہ وظائف مطبوعہ مجتبائی دہلی کے صفحہ ۸ میں طبع ہوا ہے ثابت ہے آپ کا لقب۔ اور حضرت نعمان بن ثابت امام اعظم حق تعالیٰ کی ہی طرف سے ہیں کیونکہ القاب تمام دنیا میں بہت مشہور و معروف کہ کسی کا لقب ایسا مشہور نہیں کہ یہ مانند اسم اعظم کے ہیں۔ پس ایسے جلیل القدر بزرگوں کو کوئی رافضی کہے تو گویا اس نے دو ولی دو امام کو بد کہا اور اس کا بدلہ دوزخ ہے کیونکہ دو عالم و امام بھی ان بزرگوں کی گواہی و تعریف کر گئے ہیں اور مع سب دلائل یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں آخبار اہل حدیث کی ۲۰ ویں جون کے ۸ ویں صفحہ میں مصرعہ مولود ہی کی مخالفت اور اخبار الموید کا حوالہ ہے۔ گو یہ مخالفت کس ماہ و تاریخ کے پرچہ میں مرقوم ہے معلوم نہ ہوا۔ اگر ایسا ہی کا فعل خدا جانے کہ وہ جھوٹ ہے یا سچ۔ آپ کو تحقیق ہوا۔ مگر رسالہ انوار ساطعہ بیان مولود و فاتحہ جسکی مقبولیت بہ نظر اہل تحریر و تقریظین علماء عرب و عجم کے ہیں۔ آپ کو پسند ہوا۔ اگر چہ آپنے بھی بخلاف دوسرے غیر مقلدین کے پرچہ ۸ اکتوبر میں مجلس مولود کو جائز کہا ہے نواب بھوپال نے حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۹۰ میں لکھا ہے کہ محفل مولود ایک بدعت منکرہ ہے) مگر طبعی اسباب میں سے ہے کہ محفل کو روشنی اور خوشبو سے آراستہ کیا جاتا ہے اور لوگوں کو لذیذ کھانا کھلایا جاتا ہے اور آنحضرت صلعم کا مدح غزلوں میں کیا جاتا ہے پس ان سبکا جواب رسالہ مذکور میں بدلائل قرآن و حدیث موجود ہے اور اخبار اہل فقہ ۸ ویں جون صفحہ ۹ سے ۱۲ تک جشن میلاد کے دلائل موجود ہیں۔ غیر مقلدین اپنے مکانوں میں اور تقریبوں کے جلسوں میں فانوسیں و چراغیں روشن کر او عید کی نماز جو ان کے ہاں سنت ہے۔ اس میں بہتر کپڑوں پہننا بدن کو خوشبوئی ملنا جائز ہوا (حالانکہ پنجوقتہ نماز جو فرض ہے اس کے یہ اہتمام نہیں) مگر آنحضرت صلعم کی ولادت کی خوشی میں دلیعنے مجلس مولود میں جس میں قرآن مجید و حدیث شریف وسیر او آپکی تعریف و توصیف قصائد میں پڑھنا ناجائز ہوا میلاد شریف میں کیا برا کام ہوتا ہے درود شریف پڑھا جاتا ہے غربا و دوست آشنا کو کھانا کھلایا جاتا ہے کیا یہ فعل برا ہے؟ بقول آپکے بدعت ہی ہے مگر حسنہ ہے ذکر سے یہ دیکھو نووی شرح مسلم باب الجمعہ صفحہ ۲۸۷ والا نہ صحاح ستہ جو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نہیں تھے وہ بھی بدعت کہلاوینگے

عہ قرآن مجید کے ۲۹ ویں پارہ کی سورہ جن میں اسکا رد ہے (اڈیٹر)

یہ کسی نے بتایا حنفی مذہب ہی مخلوق ہے مرادیں اگلا ہے خوش (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

ریاض الازہار فی اعمال سید الابرار المعروف بہ دوازدہ مجلس کے صفحہ ۹ مین حدیث ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے یعنے مومن کامل نہین ہوتا ہے تم سے جبتک نہو مین دوست تر نزدیک اسکی ذات اور مال اور اولاد اور ماں باپ اور سارے آدمیون سے [illegible] جہان کئے پیش کردہ حدیث مین ذکر جان و مال کا نہین ہے مگر اس کے صفحہ ۷ مین بحوالہ بخاری شریف مضمون نفس کے متعلق مرقوم ہے پس جبکہ [illegible] سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسان کو اپنا جان و مال اپنی اولاد ماں باپ سے بھی زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہے۔ اولاد اور ماں باپ اپنے لئے جان دیوین تو نہین دیوینگا [illegible] لئے ہوتا ہے اسمین جان دیتا ہے۔ پس جہاد تو ہر وقت نہیں ہوتا ہے اور جشن میلاد شریف ہر وقت ہر سال ہوتا ہے جہان کا جیسا پیارا [illegible] محبوب ہے پس ایسے محبوب مال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مین خرچتا ہے تو مومن کامل ہوجاتا ہے۔ پس مقلدین آپ کی محبت مین جشن میلاد کرتے ہین اپنے محبوب مال خرچتے ہین اجر عظیم پاتے ہین و غیر مقلدین محروم ہین۔ چنانچہ یہ بات قرآن مجید اور حدیث شریف سے بھی ثابت ہے کہ ابولہب جسکی مذمت مین سورۃ تبت نازل ہوئی وہ آپ کی ولادت کی خوشی مین تو کہنے لونڈی کو آزاد کیا اور بسبب اسکے وہ دوزخ مین جس انگلی سے اشارہ کرکے آزاد کیا تھا اس انگلی سے پانی پیتا ہے تو مومن کو بسبب اس جشن ولادت کے جنت مین کیا کیا درجے حاصل ہون گے۔ ہان اس محفل میلاد مین جسجگہ بدعات سیہ ہون تو منع کرو۔ [illegible] اصل مولود کو اور [illegible] دوست ایشان کو کہنا کیا [illegible] اور آپ کی [illegible] کو دست رد کو اسبات مین علماء دین نے ہزارون کتب تصنیف کی ہین دیکھو الدر المنظم فی حکم عمل مولود النبی الاعظم اور [illegible] مولوی شاہ عبد الحی صاحب مرحوم بنگلوری کی۔ جس دوم گلزار ثبوت مولود سے بارہ تک انشاء اللہ تعالی۔

راقم محمد بدرالدین وظیفہ خوار ڈپٹی انسپکٹر آف [illegible] مقام اجندی ضلع

جواب: آپکے سارے خط کا خلاصہ چند لفظون مین ہے کہ آپکو یہ معلوم نہیں کہ دونون اخبارون مین سے زیادتی کسکی جانب سے ہے اور یہ کہ مذہب اور دین دو چیزین الگ الگ ہین اور یہ کہ مولود مروجہ کا انکار جو غیر مقلدین کرتے ہین بیجا ہے اور یہ کہ اہل فقہ امام بخاری کی توہین نہین کرتا اور یہ کہ رافضیون کی کتاب سے اقتباس کیون کیا۔ وغیرہ وغیرہ سو نمبر اول کی بابت عرض ہے کہ آپ ۱۱- اپریل سے اہل فقہ کے خریدار ہین [illegible] کہ آپکا اسی پرچہ کے صفحہ ۹ پر

یہ مضمون نظر پڑا جسکی سرخی یہ ہے "تصدیق ہوگیا کہ وہابی منافق ہین" پھر اسکے بعد ہر ایک نمبر مین منافق گروہ منافقین۔ گروہ شیطان۔ ذریت نجدی۔ شیاطین فاسق اور فاسقون سے بدتر وغیرہ الفاظ کو خوب ورد کیا گیا ہے نمونہ کے طور پر پہلے ایک نظم سے آپکو ایک دو شعر سناتے ہین ذرہ ۲۱ جون کا اہل فقہ نکالکر دیکھئے کیا ہی اہل فقہ کی حمایت ہورہی ہے لکھتے ہین ؎

یہ بددین وہابی عجب بدسیر ہین ✦ نجاست مین **سگ** ہین تبرا مین **خر** ہین
بجا ہے جو ویندار کرتے حذر ہین ✦ کہ اس رمز سے واقفی باخبر ہین

کیا کوئی مہذب اپنے مخاطب کو ان الفاظ سے یاد کریگا۔ بدعتی کا لفظ ایسا برا نہین مولود کو آپ بھی بدعت حسنہ کہتے ہین پس بدعتی ہوئے نہ۔

نمبر ۲ کا جواب یہ ہے کہ آپنے فیصلہ کردیا کہ مذہب کوئی چیز نہین کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلیم کردہ نہین بلکہ محض علماء کی آراء کا مجموعہ ہو اور یہی اہلحدیث کا قول ہے۔ مگر تحفہ کے کسی نمبر مین عبارت مذکورہ نہین ہے ✦

نمبر ۳ مولود مروجہ سے مقلدین بھی سخت منکر ہین آپ نہ جانتے ہون یا بھولے ہون تو ذرا اہل فقہ ۲۱- اپریل کا جو آپ کو سب سے پہلے پہنچا تھا دیکھو کیا لکھا ہے کہ

جناب مستطاب عمدۃ العلماء زبدۃ الکملاء حامی سنت ماحی بدعت
حضرت مولانا **رشید احمد** صاحب گنگوہی اور حجۃ قاہرہ مجدد مأۃ حاضرہ
حکیم الامت حضرت مولانا محمد **اشرف علی** صاحب تھانوی ادام اللہ برکاتہم

یہ دونون حنفی بزرگ اور ان کے تمام زیادہ تر علماء سب مولود کو بدعت بلکہ کنہیا کے جنم سے تشبیہ دیتے ہین۔ پھر یہ کیا انصاف ہے کہ جو کام آپکے بڑے بڑے علماء بلکہ مجدد کرین وہی اہلحدیث کرین۔ تو انہون پر غصے ہو اور ان بیچارون پر خفا ہون۔

نمبر ۴ اہل فقہ امام بخاری کی توہین نہین کرتا تو توہین کے سر سینگ ہوتے ہین ۱۹- اکتوبر ۱۹۰۹ء کے پرچہ مین لکھا تھا کہ امام بخاری کا درجہ فن حدیث مین کوئی اعلی نہین خود امام بخاری کے شاگرد بھی ان سے روایت نہین کرتے کیا توہین ہے یا توصیف ✦ انصاف سے کہنا۔ جانب داری سے کام نہ لینا ✦

نمبر ۵ رافضیون کی کتاب سے اقتباس بالغرض کے کرنا کوئی گناہ نہیں

بہر حال ہم آپکے مشورہ کی قدر کرتے ہین کہ تہذیب سے دشمن دوست ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم [illegible] مخاطب اور اوسکی ہم مذہبون کو کبھی منافق یا شیطان یا سگ یا خر وغیرہ الفاظ قبیحہ سے یاد نہین کیا اور آئندہ بھی نہین کرینگے بلکہ ہم ان کو اپنا بھائی جانتے ہین۔ اور جانینگے۔ ہان یہ ضرور کہینگے کہ اخواننا بغوا۔

ahmadimuslim.de

فتویٰ

س نمبر ۲۸۷:- عام لوگون کا خیال کہ اولیاء اللہ فوت نہیں ہوتے ہمیشہ زندہ رہتے ہین

س نمبر ۲۸۸:- فاتحہ کا پڑھنا امام کے پیچھے فرض ہے اور قرأت کا سننا بھی فرض ہے جبکہ امام الحمد شریف پڑھ چکا ہو- اور قرأت پڑھ رہا ہو تو مقتدی کو اس حالت مین پیچھے آکر امام کے کھڑا ہوا ہو تو وہ قرأت سننے یا کہ الحمد شریف پڑھے اگر الحمد پڑھے تو قرأت کے سننے کا تارک اگر قرأت سنے تو بغیر الحمد رکعت نہ ہوئی جواب با حدیث لکھیں اور اخبار مین درج کرین +

س نمبر ۲۸۹:- جمعہ کی دوسری بانگ سُنا ہے کہ حضرت صلعم کے زمانہ مین نہ تھی پیچھے حضرت عمر نے جاری کی ہے یہ فعل رسول صلعم کے برخلاف ہے یا کہ نہیں اگر برخلاف نہیں تو اوسکی وجہ درج فرماویں اگر یہ برخلاف نہیں تو تراویح بیس بھی حضرت عمر نے شروع کی تھیں ان سے کیوں انکار ہے - خریدار ۹۰۸۱

ج نمبر ۲۸۷:- زندون سے مراد اگر یہ ہو کہ اونکی روحین جسم سے نکلتی نہیں تو غلط ہے - اگر ایسا ہے تو اُن کو دفن کفن کیوں کرتے ہین - جنازہ کیوں پڑھتے ہین مسلمانوں کے جنازہ مین جو مردون کے لئے دعا ہے وہ کیوں پڑھتے ہین اور اگر اونکی مراد یہ ہے کہ اولیاء اللہ کو خدا کے ہاں عزت کے ساتھ رزق ملتا ہے خوش و خرم ہین تو خیر یہ صحیح ہے - مگر اسکا مطلب یہ نہیں کہ اُن سے کسی قسم کی مدد مانگی جاوے کیونکہ جب ہمارے سامنے حقیقی زندگی کی حالت میں موجود تھے اُس حال مین بھی ان کو ہمارے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں دیا گیا - تو بعد انتقال کرنے کے کیا ہوگا - جبکہ وہ ہماری فریاد بھی نہیں سُن سکتے قرآن مجید مین ہے - وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ یعنی جن لوگون کو پکارتے ہین اُن کو ذرا تنکا بھی اختیار نہیں اگر تم اونکو پکارو- تو وہ تمہاری سنتے نہیں اگر سُن بھی لیں - تو قبول نہیں کر سکتے +

ج نمبر ۲۸۸:- جتنے وقت تک الحمد پڑھنے کا حکم ہے اُتنے وقت تک سننے کا حکم نہیں جیسے نماز مین ملنے کے لئے اللہ اکبر کہکر شریک ہوتے وقت امام کی قرأت کا سننا اور خاموش رہنا فرض نہیں - یعنی جسطرح امام کے ساتھ ملنے کیلئے اللہ اکبر کہنے کی اجازت حنفی بھی دیتے ہین اور اسنا بولنا خاموشی کے برخلاف نہیں جانتے اسیطرح سے فقیہ اور اہلحدیث سورہ فاتحہ پڑھنے کو خاموشی کے خلاف نہیں کہتے - پس فاتحہ کے پڑھنے سے سننے کی فرضیت کا ترک نہیں آتا

ج نمبر ۲۸۹:- جمعہ کی دوسری اذان حضرت عثمان کے وقت ہوئی جو اجماع صحابہ سے بروایت صحیحہ ثابت ہے تراویح بیس رکعت کا انکار اہلحدیث کو نہیں بلکہ وہ کہتے ہین کہ آٹھ رکعتین چونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے - اسلئے وہ تو سنت ہے اور بیس رکعت کا امل تو حضرت عمر سے بروایت صحیحہ ثبوت نہیں - اگر ہو تو چونکہ صحابی کا فعل ہے اسلئے نوافل مستحبہ کے حکم مین ہے - یہی تقریر علامہ ابن الہمام حنفی شارح ہدایہ نے کی ہے اور یہی تقریر احسن ہے - کیونکہ جسطرح صحابی کا رتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں اسیطرح صحابی کے فعل کا رتبہ بھی آنحضرت کے فعل کے برابر نہیں ہم آپ کے مشکور ہوکر داخل غریب فنڈ کئے گئے آپکی یہ تجویز کہ ایک ہفتہ مین ایک اخبار صرف فتوون کا ہو اور لوگون کو منظور نہوگی - نیز مضامین کی کثرت بھی اس تجویز کی اجازت نہیں دیتی +

س نمبر ۳۹۰:- ایک ہندو زمیندار مسلمان رعایا سے کسی کام مین مدد چاہتا ہے ایک فریق کہتے ہین کہ ہندو زمیندار کو مدد دینا جائز نہین ہے دوسرا فریق کہتا ہے کہ جائز ہے - زمیندار مذکور کہتا ہے کہ اگر مدد نہ دو گے - تو ظالمانہ کام کرونگا رعایا مسلمان کہتی ہین کہ مزدوری لینگے زمیندار مذکور مزدوری سے انکار کرتا ہے مگر کھانا دینے کو کہتا ہے - تو اب زمیندار کا کھانا لینا جائز ہے یا ناجائز؟

ج نمبر ۳۹۰:- ایسے مسائل کا جواب عرف عام سے ہوتا ہے یعنی اگر زمیندارون اور مزارعون مین یہ دستور عرف عام ہوتا ہے - کہ وقت بے وقت زمیندار مزارع سے کوئی کام کرا لیتا ہے - تو کر دینا چاہئے - کیونکہ المعروف کالمشروط

س نمبر ۳۹۱:- بازار وغیرہ کا گھاٹ وغیرہ کا ٹھیکا لینا جائز ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۹۱:- کام اگر جائز ہے تو ٹھیکہ بھی جائز ہے +

س نمبر ۳۹۲:- رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین کہار جو کھٹولے وغیرہ لے چلتے ہین تھے یا نہیں اگر تھے تو صحابہؓ اوسپر سوار ہوکر کہین گئے ہین - اور عورتین کھٹولی پر جا سکتی ہین یا نہیں قرآن و حدیث سے جواب +

ج نمبر ۳۹۲:- کھٹولی وغیرہ قسم کی سواریان تو ثابت نہیں البتہ اس قسم کی

انتخاب الاخبار

بابو درباری حسین صاحب اوورسیر خریدار نمبر ۱۰۲۱۔ اپنے مقدمہ کے لئے ناظرین سے دعا کے خواستگار ہیں۔

مستری رحمت اللہ ساکن امرتسر کا والد بدحواسی میں کہیں گم ہو گیا ہے ناظرین سے اس کے دعا کی درخواست ہے۔

لاہور کی میونسپلٹی تجویز کر رہی ہے کہ ان لوگوں سے جو بذریعہ ریل لاہور میں آئیں بحساب ایک آنہ فی کس درجہ اول۔ آدھ آنہ فی کس درجہ دوم۔ اور ایک پیسہ فی کس درجہ درمیانہ و درجہ سوم ٹیکس وصول کرے۔

(چو انداختی از بہر یک حبہ سیم + کہ گرد آید از ہر روز گنجے)

سنا ہے کہ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے تمام سکولوں میں اس مضمون کا ایک سرکلر نافذ کیا ہے کہ آئندہ کسی مدرسہ میں کسی اخبار کا پرچہ نہ خریدا جائے جب تک کہ پہلے محکمہ سے اسکی بابت اجازت نہ لی جائے (جلد فیصلہ ہوا۔ اور خوب ہوا)

بمبئی میں گرانی غلہ کی وجہ سے لوگ پریشان ہو رہے ہیں۔ اور قحط سالی کی علامات نمودار ہے۔

اخبار انڈیا کے مقدمہ میں ۹ جولائی کو ملزموں کی صفائی کی شہادت ختم ہو گئی آئندہ تاریخ پیشی ابھی مقرر نہیں ہوئی۔

افواہ ہے کہ اخبار جھنگ سیال پر بھی جو جھنگ سے شائع ہوتا ہے سرکاری مقدمہ چلایا گیا ہے۔

پلیگ ڈیوٹی کے متعلق چار زائد سرکاری ڈاکٹروں کی خدمات گورنمنٹ پنجاب کے سپرد کی گئی ہیں۔

اطالیانی کا مصمم ارادہ ہے کہ طرابلس الغرب کی حفاظت کا کامل سامان مہیا کیا جائے اور جس طرح ہو سکے اسکی مضبوطی اور استحکام کی کوشش کی جائے۔

نواب صاحب رامپور نے اپنی ریاست میں مفت تعلیم دینے کا اعلان کر دیا ہے اور ساتھ ہی اس کے گاؤکشی کی ممانعت کر دی ہے۔ (کیوں نہو امیر صاحب کابل کی تقریر کا اثر ہے۔)

پچھلے دنوں بمبئی کی لیجسلیٹو کونسل میں علاوہ دیگر باتوں کے مسٹر حبیب اللہ نے گورنمنٹ کو اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ گجراتی زبان میں جو کتابیں مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہیں ان میں سے ایک چھٹی کتاب کے ۴۳ سبق میں ایسی باتیں مندرج ہیں جن سے مسلمانوں کے مذہبی خیالات کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ گورنمنٹ نے اس بارہ میں تحقیقات کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

جمالپور میں جن مولویوں پر نفاق پھیلانے کا الزام عائد تھا وہ بوجہ عدم شہادت رہا ہو گئے۔

کلکتہ میں ایک شخص تار توڑنے کے جرم میں چھ ماہ کی قید کا سزایاب ہوا۔

ہمعصر ٹریبون راوی ہے کہ باریسال میں گورکھا سپاہی قومی والنٹیروں کو ایذا پہنچانے کی وجہ سے بلا کسی تمیز کے لڑکوں پر حملہ کر رہے تھے۔

جاپانی دلہن کے بارہ احکام۔ جاپانی عورتوں کے بارہ احکام ہیں جو دلہن کو بیاہے جاتے وقت سنائے جاتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے یہ بارہ صلاحیں ہیں جو ماں اپنی بیٹی کو رخصتی کی [illegible] سنا دیتی ہے۔

(۱) بیاہے جانے کے بعد سے تم ہماری [illegible] نہیں رہیں۔ اسلئے تمہیں چاہئے کہ ساس اور سسر کی اطاعت کرو۔ ٹھیک ویسی [illegible] ہے اب تک تم نے ماں باپ کی فرمانبرداری کی۔

(۲) جب تم بیاہی جا چکیں تو شوہر تمہارا آقا و مختار ہے۔ خاکسار اور مہذب بنو۔ خاوند کی اطاعت بیوی کے لئے ایک اعلیٰ صفت اور بڑی نعمت ہے۔

(۳) محبت سے ساس کے دل میں گھر کرو۔

(۴) حسد اور رشک نہ کرو۔ شوہر کو جو تمہاری محبت ہے اس کیلئے حسد سم قاتل ہے۔

(۵) اگرچہ قصوروار تمہارا شوہر ہی ہو۔ پھر بھی تم غصہ نہ کرو۔ اس کو برداشت کر لو اور جب شوہر رضامند ہو تو نہایت نرمی سے تم اس کی غلطی جتا دو۔

(۶) فضول بات مت بولو۔ پڑوسی کی بدگوئی مت کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔

(۷) سویرے اٹھو۔ دیر کرکے سوؤ۔ دوپہر کو مت سوؤ۔ پچاس سال کی عمر تک تھوڑی تھوڑی شراب پیو۔ جلسوں میں شرکت نہ دو۔ میلے ٹھیلے میں پل نہ پڑو۔

(۸) منجموں سے ہونیوالی بات نہ پوچھو۔

(۹) گھر کرنا سیکھو۔ خانہ داری میں کفایت شعاری برتو۔

(۱۰) جوان بیاہے جانے پر بھی کمسنوں کی مجلس میں آمد و رفت نہ بڑھاؤ۔

(۱۱) زرق برق پوشاک مت پہنو۔ ہمیشہ صاف ستھرے کپڑے سے زیب تن کرو تاکہ متانت ظاہر ہو۔

(۱۲) باپ کی دولت اور عزت و منزلت پر گھمنڈ نہ کرو۔ اگر باپ امیر تو اس کی دولت کا چرچا شوہر کی برادری والوں کے آگے نہ کرو۔

* (یہ نصیحت سب نصیحتوں سے بڑھکر ہے۔) (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

نسخہ جات مفت خود بنالو نسخہ جات مفت

بال اڑانے کا پوڈر و عرق و تیل و صابون ـ کافور کا گلاس ـ گولی و گلاس پارہ ـ گلاس گندھک ـ مالا کافور

اسٹین ـ منجن ـ طلا ـ ادویہ سرعت و مقوی باہ وغیرہ وغیرہ کے

مجرب اور آزمودہ نسخہ جات رسالہ چند مجربات شہرہ میں دیئے گئے ہیں ـ جو خریداران امرت کی دھار کو مفت نذر کیا جاتا ہے ـ

امرت کی دھارا

امرت کی دھار نے جسقدر نام پایا ہے اُس کے مکمل بیان کے واسطے تو ایک دفتر چاہیئے مختصر رسالہ آبحیات میں لکھا ہے ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر مفت طلب کریں ـ امرت کی دھار تقریباً کل امراض مثل سردرد ـ پیٹ درد ـ تمام درد ہائے بیرونی و اندرونی ـ بخار ـ کھانسی ـ نزلہ ـ ہیضہ ـ طاعون ـ بدہضمی ـ مرگی ـ ڈاڑھ کا درد ـ دانتوں کی امراض ـ درد آنکھ ـ پھوڑا ـ امراض معدہ ـ امراض جگر ـ امراض بچگان و عورات ـ بھڑ ـ بچھو ـ سانپ وغیرہ کا کاٹنا ـ خارش وغیرہ وغیرہ کا جو عام طور پر گھروں میں بوڑھوں ـ بچوں ـ جوانوں اور عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں حکمی علاج ہے ادویات کے سینکڑوں بوجھ دار بکس اس چھوٹی سی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں امرت کی دھار جس گھر میں موجود ہے وہاں ایک حکیم حاذق ہر وقت حاضر ہے امرت کی دھار جس کی جیب میں ہے امراض کے خطرے محفوظ ہے امرت کی دھار جس حکیم کے پاس رہتی ہے اوسکو اور ادویات کی کم ضرورت ہے ـ ... ۵۰ سو سے زیادہ شیشی ماہوار اسکی فروخت ہوتی ہو بعض بعض اصحاب سینکڑوں شیشیاں سالانہ منگواتے ہیں بڑی بڑی ادویات کے بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں سفر میں جانیوالے اب اسکو ہمراہ رکھتے ہیں ـ امرت کی دھار کو ہر گھر میں رکھنے کی خواہش کو پورا کرنیکے واسطے ہمنے اسکے خریدار کیلئے یہ تحفہ تجویز کیا ہے اسمیں تمام اصل نسخے ہیں سینکڑوں روپیہ کے خرچ سے بچا دیگا ـ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) نمونہ آٹھ آنہ مگر نمونہ کے ساتھ مجربات شہرہ مفت نہ ملیگی

ابھی تک لوگ کہتے ہیں

کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی ایک دوائی سے کل امراض کا علاج ہو سکے وہ نہیں جانتے کہ اسوقت دنیا کے بڑے بڑے محقق ماہر رائے ہو رہے ہیں کہ مرض دراصل ایک ہے اور اُس کا علاج بھی ایک ہی ہو سکتا ہے ـ امرت کی دھار درحقیقت کل امراض کا حکمی علاج ہے ہزاروں ادویات کے بوجھ دار بکس اس ایک شیشی کے سامنے ہیچ ہیں کوئی مرض نہیں جسکا یہ علاج نہیں ـ ہر شخص بلا مدد معالج گھر میں بآسانی صرف ایک شیشی سے کنبہ کا علاج کر سکتا ہے اپنے دل میں یکطرفہ ڈگری نہ کر لیجیئے کہ یہ ممکن نہیں ہے دوسری طرف سننا بھی آپکا فرض ہے پس ایک پیسہ کا کارڈ لکھکر رسالہ آبحیات مفت منگوا کر ملاحظہ فرمائیں جو اسی غرض کیواسطے ہزاروں کی تعداد میں چھپوایا ہے ـ

نوٹ ـ خط و کتابت کے واسطے اتنا پتہ کافی ہے ”امرت کی دھار ـ لاہور“

ٹھاکر درشن ... مشتہر مالک و ایڈیٹر اخبار دیش اپکارک و مصنف رسالجات طبی لاہور